بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میری اس کاوش کا مقصد
خالصتاً ناموسِ رسالتؐ کا دفاع ہے، لہٰذا میری راہنمائی فرما۔ آمین (مؤلف)

قرآن اور موطا امام مالک

(قرآن کا موازنہ حدیث کے ساتھ)

قرآن ریسرچ اکیڈمی
ریاست ہائے متحدہ امریکہ

باب نمبر۔1

قرآن کے مطابق

حضور ﷺ کی تعلیم قرآن کے مطابق تھی

موطا امام مالک کے مطابق

حدیث کے ناقابلِ اعتبار ہونے کے ثبوت

حضور ﷺ، کی تعلیم قرآن کے عین مطابق تھی ،اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور کی زبان مبارک سے کہلوایا کہ:

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ (6/50)(7/203)(10/15)(46/9)

میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔

لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ صحابہ کرامؓ ان احادیث کو حضور ﷺ کا کلام قرار دے رہے تھے جو کہ قرآن کے خلاف تھیں۔ ملاحظہ کیجیے:

حدیث نمبر۔ 1

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے ایک حدیث پیش کی گئی تو آپؓ نے اُسے غلط قرار دے دیا۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الجنائز، باب نمبر12 حدیث نمبر 37 صفحہ نمبر 213﴾

ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے پیش کیا گیا وہ قرآن کے خلاف تھا جس کی بنا پر آپؐ نے اس حدیث کو غلط قرار دیا۔اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حدیث وضع کرنے (گھڑنے) کا رواج صدرِ اوّل میں ہی شروع ہو چکا تھا۔

حدیث نمبر۔ 2

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ جو ابوہریرہؓ نے کہا وہ درست نہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 4 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 223﴾

ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے پیش کیا گیا وہ قرآن کے خلاف تھا جس کی بنا پر آپؓ نے اس حدیث کو غلط قرار دیا۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حدیث وضع کرنے (گھڑنے) کا رواج صدرِ اوّل میں ہی شروع ہو چکا تھا۔

حدیث نمبر۔ 3

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے درمیان ایک حدیث پر تکرار۔ دونوں ایک دوسرے کی حدیث کو غلط قرار دیتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 17 حدیث نمبر 46 صفحہ نمبر 234﴾

حدیث نمبر۔ 4

کفارۂ قسم کے روزے متواتر ہیں یا الگ الگ۔ صحابہ کرامؓ میں اختلاف۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 17 حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 235﴾

حدیث نمبر۔ 5

حج اور عمرہ کے درمیان قِران ہے یا نہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان اختلاف۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 12 حدیث نمبر 40 صفحہ نمبر 293﴾

یہ مسئلہ قرآن مجید میں تو نہیں لہٰذا ان دو صاحبان کے درمیان حدیث کے معاملے پر ہی

اِختلاف تھا۔

حدیث نمبر۔ 6

زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ایک حدیث کی صحت کے بارے میں استفسار کیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث کو غلط قرار دے دیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 15 حدیث نمبر 51 صفحہ نمبر 297﴾

حدیث نمبر۔ 7

حج اور عمرے کا تمتع جائز ہے یا ناجائز۔ اس حدیث پر صحابہ کرامؓ میں اختلاف تھا۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 19 حدیث نمبر 60 صفحہ نمبر 300﴾

حدیث نمبر۔ 8

حضرت زیدؓ کا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے شاید یوں فرمایا......(حدیث رسولؐ اور غیر یقینی الفاظ......استغفر اللہ)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجہاد، باب نمبر 13 حدیث نمبر 23 صفحہ نمبر 373﴾

حدیث نمبر۔ 9

اگر کوئی کسی برائی میں ملوث ہو جائے تو ہمارے سامنے اپنا پردہ فاش نہ کرے ورنہ ہم اسے سزا دیں گے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 2 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 718﴾

حدیث نمبر۔ 10

اس حدیث میں ہے کہ ''یزید کو یاد نہیں رہا کہ عروہ نے دونوں میں سے کونسا لفظ فرمایا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 3 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 783﴾
ثابت ہوا کہ اب حدیث میں جو الفاظ دیئے گئے ہیں وہ غیر یقینی ہیں۔

حدیث نمبر۔ 11

حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ''یا کچھ ایسا ہی فرمایا''
﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 7 حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 786﴾
یعنی راوی کو یقین نہیں کہ حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں۔

حدیث نمبر۔ 12

اس حدیث میں ہے کہ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ ''میرے خیال میں حضورﷺ نے اس مسئلے کے بارے میں حسب سابق فرمایا ہوگا۔''
﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الشعر، باب نمبر 5 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 791﴾
اس حدیث میں بھی صرف ظن سے کام لیا جا رہا ہے کہ حضورﷺ نے ایسا ایسا فرمایا ہوگا۔ امام صاحب کو خود بھی یقین نہیں کہ حضورﷺ کے اصل الفاظ کیا ہیں۔

حدیث نمبر۔ 13

حضرت عبداللہ بن ابوبکر کی روایت میں ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی چوتھی دفعہ چھینکے تو کہہ دو تمہیں زکام ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ ایسا کہے یا چوتھی دفعہ۔
﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 2 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 801﴾

حدیث نمبر۔14

اس حدیث میں راوی کو شک ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا کہا یا پھر ایسا کہا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الکلام، باب نمبر 3 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 818﴾

حدیث نمبر۔ 15

حضور ﷺ کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجنائز، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 205﴾

یا

حضور ﷺ کو تین سفید اور سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی نہ عمامہ۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجنائز، باب نمبر 2 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 206﴾

﴿ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضعی ہے﴾

حدیث نمبر۔ 16

حضرت عمرؓ کا فرمان کہ مجھے خلافت کی ذِمّہ داری کے باعث احتلام ہوتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 20 حدیث نمبر 81 صفحہ نمبر 73﴾

یا

حضرت عمرؓ کا فرمان کہ مجھے چربی کھانے کی وجہ سے احتلام ہوتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 20 حدیث نمبر 82 صفحہ نمبر 73﴾

﴿نوٹ: ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضعی ہے﴾

حدیث نمبر۔ 17

حضورﷺ رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الیل، باب نمبر2 حدیث نمبر8 صفحہ نمبر 126﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الیل، باب نمبر2 حدیث نمبر9 صفحہ نمبر 127﴾

یا

حضورﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الیل، باب نمبر2 حدیث نمبر10 صفحہ نمبر 129﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الیل، باب نمبر2 حدیث نمبر12 صفحہ نمبر 130﴾

﴿نوٹ: ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضعی ہے﴾

حدیث نمبر۔ 18

درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 145﴾

یا

درمیانی نماز فجر کی نماز ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 28 صفحہ نمبر 145﴾

﴿نوٹ: ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضع ہے﴾

حدیث نمبر۔ 19

صحابہ کرامؓ سفر میں نوافل نہیں پڑھتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 7 حدیث نمبر 22 صفحہ نمبر 154﴾

صحابہ کرامؓ سفر میں نوافل پڑھتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 7 حدیث نمبر 23 صفحہ نمبر 154﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 7 حدیث نمبر 24 صفحہ نمبر 154﴾

﴿نوٹ: ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضع ہے﴾

باب نمبر۔2

قرآن کے مطابق

قرآن کا محافظ خود خدا ہے

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ کے پاس مختلف قرآن تھے

قرآن مجید میں سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 9 اس طرح ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِىَ لِلصَّلاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (62/9)

جبکہ موطا امام مالک کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ کے قرآن میں یہ آیت اس طرح تھی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِىَ لِلصَّلاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فامضو إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجمعہ، باب نمبر 5 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 115﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (15/9)

بے شک اس قرآن کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت کے بھی ہم ہی ذمہ دار ہیں۔ ﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قرآن

قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 238 اس طرح ہے:

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)

لیکن موطا امام مالک کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قرآن میں یہ آیت اس طرح تھی:

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى و صلوة العصر وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 25 صفحہ نمبر 144﴾

حضرت حفصہؓ کا قرآن

قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 238 اس طرح ہے:

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)

لیکن موطا امام مالک کی حدیث میں ہے کہ حضرت حفصہؓ کے قرآن میں یہ آیت اس طرح تھی:

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى و صلوة العصر وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 26 صفحہ نمبر 145﴾

حضرت عمرؓ اور حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ کے قرآن

موطا امام مالک کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ کے قرآن مختلف تھے، حدیث کا حوالہ یہ ہے:

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 4 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 191﴾

حضرت ابی بن کعبؓ کا قرآن

کفارۂ قسم کے روزے متواتر رکھے جائیں یا الگ الگ:

حضرت ابی بن کعبؓ کی قرات میں ہے کہ متواتر تین روز۔

حمید بن قیس مکی کے مطابق اگر چاہے تو الگ الگ بھی رکھ سکتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 17 حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 235﴾

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔3

موطا امام مالک کے مطابق

ابوسلمہ نے اُم المومنینؓ سے پوچھا کہ "غسل کیا چیز واجب کرتی ہے۔"

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 18 حدیث نمبر 72 صفحہ نمبر 71﴾

﴿کیا یہ سوال کسی مرد (صحابیؓ) سے نہیں پوچھا جاسکتا تھا؟﴾

ابوموسیٰ اشعریؓ نے ام المومنینؓ سے پوچھا کہ "آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دخول ہو لیکن انزال نہ ہو؟

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 18 حدیث نمبر 73 صفحہ نمبر 71﴾

﴿کیا یہ سوال کسی مرد (صحابیؓ) سے نہیں پوچھا جاسکتا تھا؟﴾

باب نمبر۔4

قرآن کے مطابق

نماز کیلئے طہارت فرض ہے

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 6﴾

موطا امام مالک کے مطابق

دورانِ نماز شرمگاہ سے قطرے نکل کر ران تک بھی بہہ کر آ جائیں تو نماز درست ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 14 حدیث نمبر 56 صفحہ نمبر 67﴾

باب نمبر۔5

موطا امام مالک کے مطابق

ذَکر (شرمگاہ) کو ہاتھ لگ جائے تو وضو فرض ہو جاتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 58 صفحہ نمبر 68﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 58 صفحہ نمبر 68﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 60 صفحہ نمبر 68﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 61 صفحہ نمبر 68﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 62 صفحہ نمبر 68﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 15 حدیث نمبر 63 صفحہ نمبر 68﴾

باب نمبر۔6

قرآن کے مطابق

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امت کی مائیں ہیں

﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 6﴾

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ کو مکّے مارتے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ﴿33/6﴾

''پیغمبر مومنوں پر، خود اُن سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 6﴾

کیا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی ماؤں کے ساتھ یہ سلوک کِیا کرتے تھے جو موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا جا رہا ہے:

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ ؐ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ دیکھتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کیا

کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی، جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میرے پہلو میں مکے مارے۔ میں حرکت کرنے سے رُکی رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے، جب صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت اُسید بن حضیر نے کہا کہ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو اُٹھایا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 23 حدیث نمبر 89 صفحہ نمبر 75﴾

سوال نمبر۔ 1

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور ﷺ کے اُمّتی نہیں تھے؟

سوال نمبر۔ 2

قرآن کی رُو سے کیا حضور ﷺ کی زوجۂ محترمہؓ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی ماں نہیں تھیں؟

سوال نمبر۔3

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے تھے؟

سوال نمبر۔ 4

کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ کے آرام کا بھی کچھ پاس نہ تھا؟

باب نمبر۔7

موطا امام مالک کے مطابق

اذان تبدیل

حضرت عمرؓ نے اذان میں اضافہ کیا۔(الصلوٰۃ خیر من النوم)

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الصلوٰۃ،باب نمبر 1 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 88﴾

﴿نوٹ ابن ماجہ میں ہے کہ اذان کے یہ اضافی الفاظ عہدِ نبویؐ کے اندر بھی کہے جاتے تھے۔احادیث کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے﴾

سردی،آندھی اور بارش کے دن اذان کو تبدیل کر دیا کرو۔(الا صلوا فی الرحال)

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الصلوٰۃ،باب نمبر 2 حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 89﴾

اسلامی تعلیمات کو مکمل طور پر بدل دیا گیا سوائے اذان کے۔

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الصلوٰۃ،باب نمبر 1 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 88﴾

باب نمبر۔8

موطا امام مالک کے مطابق

عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو فرض

موطا امام مالک کی ایک حدیث میں ہے کہ:

”اپنی عورت کو ہاتھ لگانے یا بوسہ دینے سے وضو فرض ہو جاتا ہے۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 16 حدیث نمبر 64 صفحہ نمبر 69﴾

جبکہ حدیث کی تین مستند کتابوں میں ہے کہ:

”حضورﷺ اپنی بیویوں کو بوسہ دے کر وضو نہیں کرتے تھے۔“

﴿ابوداؤد۔ترمذی۔نسائی۔ابنِ ماجہ﴾

اس پس منظر میں کیا حضورﷺ کی نمازیں درست ادا ہو جاتی تھیں؟

باب نمبر۔9

قرآن کے مطابق

صحابہ کرامؓ، حضورﷺ کی پیروی کیا کرتے تھے

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ کی نماز ایک دوسرے سے مختلف تھی

موطا امام مالک میں ہے کہ صحابہ کرام کی نماز ایک دوسرے سے مختلف تھی، یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب یہ ہستیاں حضورﷺ کی اطاعت نہ کر رہی ہوں اور یہ بات تسلیم کرنا ایک مسلمان کیلئے ناممکن ہے۔ ملاحظہ کیجیے چند حوالہ جات:

حضرت عمرؓ کی نماز۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 53 صفحہ نمبر 101﴾

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی نماز۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 54 صفحہ نمبر 101﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نماز۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 55 صفحہ نمبر 101﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی نماز۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 56 صفحہ نمبر 102﴾

باب نمبر۔ 10

قرآن کے مطابق

آپس میں مت لڑو

موطا امام مالک کے مطابق

خطبۂ جمعہ کے دوران اگر کوئی باتیں کرے تو اسے پتھر مارو۔

موطا امام مالک میں ہے کہ:

"خطبۂ جمعہ کے دوران اگر کوئی باتیں کرے تو اسے پتھر مارو۔"

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الجمعہ، باب نمبر 2 حدیث نمبر 9 صفحہ نمبر 114﴾

قرآنِ مجید میں اِرشادِ خداوندی ہے :

وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(8/46)

"اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ بُزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

﴿سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 46﴾

نمازی کے آگے سے گذرنے والے سے لڑو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 10 حدیث نمبر 33 صفحہ

نمبر 156﴾

قارئین! آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا یہ کیسا عمدہ نُسخہ ہے۔ظاہر ہے غیر مسلم تو مسجد میں آ کر نمازیوں کے آگے سے گزرنے سے رہے، ایک مسلمان ہی غلطی سے یا جہالت کی وجہ سے دوسرے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ایک نمازی، نماز پڑھ رہا ہے، وہ ایک دو دفعہ تو صبر سے کام لے گا لیکن تیسری دفعہ آگے سے گزرنے والے کی حدیث کی رُو سے اچھی خاصی حجامت کر دے گا اور حدیث کے مطابق اُسے شیطان سمجھے گا۔کیا نبی کریم ﷺ، اُمّت کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی تعلیم دے کر گئے تھے؟

مذہبی پیشوائیت کا جواب ہے......''جی ہاں......اور جو مندرجہ بالا حدیث کا اِنکار کرے گا وہ منکرِ حدیث ہے۔''

صحابہ کرامؓ نمازیوں کے آگے سے گذرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 11 حدیث نمبر 38 صفحہ نمبر 157﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 11 حدیث نمبر 39 صفحہ نمبر 157﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 11 حدیث نمبر 40 صفحہ نمبر 158﴾

حدیث نمبر 33 میں کہا گیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا شیطان ہے۔حدیث نمبر 38 تا 40 میں کہا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ نمازیوں کے آگے سے گذرتے تھے۔ذرا غور فرمائیے کہ ان روایات سے صحابہ کرامؓ کو کیا ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔کیا ایسی حدیثوں کے انکار سے ایک مسلمان کافر ہو جاتا ہے؟

باب نمبر۔11

قرآن کے مطابق

صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی بات مانتے تھے

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی بات نہیں مانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا :

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیَ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِی أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیماً(4/65)

''پس قسم ہے آپؐ کے ربّ کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک آپؐ کو منصف نہ بنائیں اُس جھگڑے میں جو اُن کے درمیان اُٹھے پھر وہ اپنے دِلوں میں آپؐ کے فیصلہ سے کوئی تنگی نہ پائیں اور اُس کو خوشی سے تسلیم کرلیں۔'' ﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 65﴾

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(1) قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ﴿3/31﴾

''آپؐ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہوتو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا

مہربان ہے۔‘‘

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31﴾

(2) مَّنُ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدُ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرُسَلُنَاكَ عَلَيُهِمُ حَفِيُظاً﴿4/80﴾

’’جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی ، اور جس نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔‘‘

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80﴾

(3) کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کرلے۔

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65﴾

(4) رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46﴾

(5) رسولؐ کی اطاعت کرو۔

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 3 2۔سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 132۔سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 172۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 5 9۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 9 2۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 1۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 2 0۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت

نمبر 24۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 59۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 70۔سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 33۔سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14۔سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 13۔سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 12﴾

(6) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم ﷺ کی کامل پیروی کرتے تھے۔

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51﴾

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرما رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور ﷺ کی پیروی کِیا کرتے تھے لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور ﷺ کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ملاحظہ کیجیے موطا امام مالک کی چند احادیث:

حدیث نمبر۔1

حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ''ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں'' لیکن حضور ﷺ کا حکم نہ مانا گیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 25 حدیث نمبر 83 صفحہ نمبر 168﴾

حدیث نمبر۔ 2

حضورﷺ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ اُونٹ پر سوار ہو جاؤ لیکن اس نے آپ ﷺ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 45 حدیث نمبر 139 صفحہ نمبر 326﴾

حدیث نمبر۔ 3

رسول اللہﷺ نے فتح مکہ کے سال دوران سفر روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرو، لیکن صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا اور روزے رکھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 7 حدیث نمبر 22 صفحہ نمبر 227﴾

باب نمبر۔12

موطا امام مالک کے مطابق

قرآن میں گیارہ سجدے ہیں۔

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب القرآن،باب نمبر 5 حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 194﴾

مذہبی پیشوائیت کے نزدیک قرآن میں چودہ(14)اور بعض کے نزدیک پندرہ(15)سجدے ہیں۔یقیناً چودہ یا پندرہ سجدے بھی کسی حدیث سے ثابت ہوں گے۔روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے۔

باب نمبر۔13

قرآن کے مطابق

روزے کی حالت میں بوس و کنار منع ہے

موطا امام مالک کے مطابق

روزے کی حالت میں بوس و کنار جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفۂ زوجیت کرنے سے منع فرما دیا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّواْ الصِّيَامَ إِلَى الَّليْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (2/187)

”تمہارے لئے حلال کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کر دیا اور تم سے درگزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی

اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے، تم کھاتے
پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو
جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو''۔
﴿سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187﴾

لیکن موطا امام مالک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اِلزام لگایا جارہا ہے کہ آپ ؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے اور بوسے لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث ملاحظہ کیجیے :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسے دیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر۔ 1

''عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا اور اس سے اسے بڑی تشویش ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی کو پوچھنے کیلئے بھیجا تو وہ حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 5 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 225﴾

حدیث نمبر۔ 2

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ روزے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر وہ ہنس پڑیں۔
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 5 حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 225﴾

مذہبی پیشوائیت کا کہنا ہے کہ مباشرت کے معنی لپٹانے اور بوس و کنار کے ہیں۔اگر اِن معانی کو بھی صحیح فرض کرلیا جائے تو بھی حضورﷺ کی پاکیزہ و معطر شخصیت کے دامن پر شہوت پرستی کا داغ لگتا ہے جو کہ کسی مسلمان کیلئے ناقابلِ برداشت ہے۔قرآن میں مباشرت کا لفظ سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187 میں آیا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''فالئن باشروھن''۔دُنیا میں شائع ہونے والے قرآن کے کسی بھی زُبان کے ترجمے میں ''باشروھن'' کا ترجمہ محض ''لپٹانا یا بوس و کنار'' ثابت نہیں کیا جاسکتا۔مذہبی پیشوائیت اپنا پورا زور لگا کر دیکھ لے۔

روزے کے دوران بوس و کنار منع ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 6 حدیث نمبر 18 صفحہ نمبر 226﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصیام، باب نمبر 6 حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 226﴾

باب نمبر۔14

موطا امام مالک کے مطابق

شوال کے روزے

موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

عیدالفطر کے بعد چھ روزے مکروہ ہیں۔ کسی صاحبِ علم وصاحبِ فقہ نے نہیں رکھے۔

﴾موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصیام ، باب نمبر 22 حدیث نمبر 60 صفحہ نمبر 239﴿

باب نمبر۔15

موطا امام مالک کے مطابق

گدھا حلال ہے

قرآن کی رُو سے حالتِ اضطرار میں حرام کھانے کی اجازت ہے حوالہ جات ملاحظہ ہوں(2/173,5/3,6/146,16/115)۔لیکن اِن احادیث میں کہیں بھی اضطراری حالت ثابت نہیں ہوتی۔

گدھا حلال ہے۔

﴿موطاامام مالک،جلداوّل کتاب الحج،باب نمبر24حدیث نمبر76صفحہ نمبر305﴾
﴿موطاامام مالک،جلداوّل کتاب الحج،باب نمبر24حدیث نمبر78صفحہ نمبر306﴾
﴿موطاامام مالک،جلداوّل کتاب الحج،باب نمبر24حدیث نمبر79صفحہ نمبر306﴾
﴿موطاامام مالک،جلداوّل کتاب الحج،باب نمبر25حدیث نمبر83صفحہ نمبر308﴾

باب نمبر۔16

موطا امام مالک کے مطابق

کتا گوشت کھاتے کھاتے ایک بوٹی چھوڑ دے تو اسے کھالو کیونکہ یہ حلال ہے۔

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَ کُلُوا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلاٰلاً طَیِّباً (5/88)

''اور جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ۔

﴿سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 88﴾

نیز دیکھیے :

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 57

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 168

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 172

☆ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 114

☆ سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 81

قرآنِ حکیم نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال، لیکن حلال کے ساتھ قرآن نے طیّب کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ لغات القرآن میں طیّب کے معنی لکھے ہیں ''ہر وہ چیز جو دیکھنے، سُننے، سُونگھنے، کھانے میں پسندیدہ ہو اور اُس سے اِنسانی نفس بھی کیف اندوز ہو۔'' اللہ نے طیّب رزق کھانے کو کہا ہے لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے :

کتا گوشت کھاتے کھاتے ایک بوٹی چھوڑ دے تو اسے کھالو کیونکہ یہ حلال ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الصید، باب نمبر 2 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 397﴾

ٹڈی حلال ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب صفة النبی ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 777﴾

باب نمبر۔17

موطا امام مالک کے مطابق

رضامندی کے بغیر شادی درست

قرآن کے مطابق

نکاح کیلئے مرد اور عورت دونوں راضی ہونا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا:

مرد کی رضامندی ضروری ہے

فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء (4/3)

''ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3﴾

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاء كَرْهاً (4/19)

''اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔'' ﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19﴾

جبکہ موطا امام مالک میں ہے کہ:

عورت کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کردینا درست عمل ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 2 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 417﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 2 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 417﴾

موطا امام مالک کی ایک اور حدیث میں ہے کہ:

نابالغ لڑکے کا نکاح درست ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 3 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 418﴾

عورت اپنے رشتہ داروں یا بادشاہِ وقت کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 2 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 416﴾

باب نمبر۔18

موطا امام مالک کے مطابق

عورت کی قیمت لوہے کے چھلے کے برابر ہے

قرآنِ حکیم نے نکاح کے سلسلے میں مرد اور عورت دونوں کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

مرد کی پسند:

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء (4/3)

''ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3﴾

عورت کی پسند:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاء كَرْهاً (4/19)

''اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19﴾

دوسری جانب موطا امام مالک میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عورت ایک کٹی پتنگ ہے یا لُوٹ کا مال ہے، جس کے بھی ہاتھ آجائے، اس کی اپنی کوئی مرضی یا پسند نہیں ہوسکتی، گویا یہ منڈی کا مال ہے جسے پسند آجائے یا جس کو اس کی ضرورت پیش آئے وہ اسے خرید لے اور استعمال

کرے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے:

عورت کی قیمت لوہے کے ایک چھلے کے برابر ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خود کو آپؐ کے سپرد کیا۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے دینے کیلئے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض گذار ہوئے کہ میرے پاس اس تہبند کے سوا کچھ نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم یہ اسے دو گے تو خود بغیر تہبند کے بیٹھے رہو گے۔ لہٰذا کوئی چیز ڈھونڈو۔ عرض کی کہ مجھے کوئی چیز نہیں ملتی۔ فرمایا ڈھونڈو تو سہی خواہ لوہے کا چھلا ہو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 3 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 417﴾

باب نمبر۔19

موطا امام مالک کے مطابق

قرآن کی آیتیں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں

قرآن کے مطابق

قرآن میں کوئی اختلاف نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا کہ:

أَفَلا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلافًا كَثِيرًا(4/82)

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔''

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود موطا امام مالک میں ہے کہ:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ قرآن کی آیتیں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 14 حدیث نمبر 34 صفحہ نمبر 427﴾

باب نمبر۔20

موطا امام مالک کے مطابق

عورت کا جوان نامحرم آدمی کو اپنا دودھ پلانا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضورﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (24/31)

”اور آپﷺ فرما دیں مومن عورتوں کو کہ وہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہوا۔ (جس کا ظاہر ہونا ناگزیر ہے) اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں

مگر اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ پر یا اپنے خُسر یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں پر یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمتگار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات سے) اور وہ اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں کہ وہ جو اپنی زِینت چھپائے ہوئے ہیں پہچان لی جائے اورتم سب اللہ کے آگے توبہ کروتا کہ تم دو جہان کی کامیابی پاؤ۔" ﴿سورۃ النور 24 آیت 31﴾

اِس آیت کے متعلق بات کرنے سے پہلے "زِینت" کا مفہوم مولانا صلاح الدین یوسف کی زبانی سُن لیجئے:

"زِینت سے مراد وہ لباس اور زیور ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال میں مزید نکھار پیدا کرنے کیلئے پہنتی ہیں جس کی تاکید اُنہیں اپنے خاوندوں کیلئے کی گئی ہے۔ جب لباس اور زیور کا اظہار غیر مردوں کے سامنے عورت کیلئے ممنوع ہے تو جسم کو عریاں اور نمایاں کرنے کی اِجازت اسلام میں کب ہوسکتی ہے؟ یہ تو بطریقِ اولیٰ حرام اور ممنوع ہوگا۔"

﴿تفسیری حواشی المصحف الشریف المدینہ المنورہ صفحہ 974﴾

دوسری بات یہ کہ بدن کا جتنا حصّہ چھپانا فرض ہے اسے سَتر کہتے ہیں چنانچہ مرد کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو چہرہ، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں پیروں کے سوا تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔

اب ساری بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں یہ جو فرمایا ہے کہ "اپنی زِینت ظاہر نہ کریں مگر اِن لوگوں کے سامنے ...." تو اِس میں زِینت کا ذِکر

ہے سَتر کا نہیں۔ یعنی عورت کا پیٹ، اُس کا باپ، خسر، بھائی، بھتیجا، بھانجا، غلام یا بہت زیادہ بوڑھا مرد بھی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ پیٹ ستر میں شامل ہے زِینت میں شامل نہیں۔ لیکن موطا امام مالک میں قرآن کے اس حکم کا توڑ یہ نکالا گیا کہ اگر عورت کسی جوان مرد کو اپنا دودھ پلا دے تو وہ مرد اس عورت کے گھر میں آ جا سکتا ہے کیونکہ دودھ پلانے سے وہ محرم بن جاتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرضاع، باب نمبر 2 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 483﴾

باب نمبر۔21

موطا امام مالک کے مطابق

پیٹ میں بچہ سوکھ گیا تھا، پانی لگا تو دوبارہ زندہ ہو گیا۔

نئی سائنس۔

حدیث: سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو اس نے چار مہینے دس دن کی عدت پوری کر کے حلال ہونے پر دوسرا نکاح کر لیا۔اس خاوند کے پاس ساڑھے چار مہینے ہوئے تھے کہ عورت نے پورا بچہ جنا۔اس کا خاوند حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔حضرت عمرؓ نے زمانۂ جاہلیت کی سمجھدار اور بڑی بوڑھی عورتیں بلائیں اور ان سے یہ بات پوچھی، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں۔جب اس کا خاوند فوت ہوا تو یہ حاملہ تھی۔حیض کا خون گرنے سے پیٹ میں بچہ سوکھ گیا جب دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور بچے کو پانی لگا تو پیٹ میں بچہ حرکت کرنے لگا اور بڑا ہو گیا۔حضرت عمرؓ نے اس کی تصدیق کی اور مرد و عورت کو جدا کر کے حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے تم سے بھلائی ہی ملتی ہے اور بچے کا نسب پہلے آدمی سے ملا دیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 21 حدیث نمبر 21 صفحہ نمبر 635﴾

باب نمبر۔ 22

قرآن کے مطابق

حضورﷺ قرآن کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ توریت کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ (5/48)

اور ہم نے آپؐ کی طرف کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی اپنے سے
پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور اس پر نگہبان ومحافظ، سوان
کے درمیان فیصلہ کریں اس سے جو اللہ نے نازل کیا۔"

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 48﴾

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ (5/49)

"اور ان کے درمیان فیصلہ کریں اس سے جو نازل کیا اللہ نے۔"

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 49﴾

لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ:

"حضورﷺ توریت کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے۔"

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 714﴾

باب نمبر۔23

قرآن کے مطابق

زنا کی سزا رجم نہیں

موطا امام مالک کے مطابق

رجم کا حکم قرآن میں لکھا ہوا ہے

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ رجم کا حکم اللہ کی کتاب (قرآن) میں موجود ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 717﴾

﴿پتہ نہیں وہ کون سا قرآن ہے جس میں رجم کی آیت موجود ہے﴾

باب نمبر۔24

موطا امام مالک کے مطابق

حضور ﷺ دَم کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 4 حدیث نمبر 9 صفحہ نمبر 784﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 4 حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 784﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک یہودیہ عورت سے دَم کرواتی تھیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 4 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 785﴾

صحابہ کرامؓ دَم کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 5 حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 785﴾

دم نہ پڑھنے سے انسان گدھا بھی بن سکتا ہے۔

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر میں فلاں دم نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الشعر، باب نمبر 4 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 790﴾

نظر بد کا ٹوٹکا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 782﴾

نظر کا دم کرواؤ۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 2 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 782﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 2 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 782﴾

دَم پڑھنے سے بچھو کے کاٹے سے بچا جا سکتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الشعر، باب نمبر 4 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 790﴾

باب نمبر۔25

موطا امام مالک کے مطابق

بلی کا جوٹھا ناپاک نہیں۔

موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

"بلی کا جوٹھا ناپاک نہیں۔"

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 3 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 54﴾

کیا اس حدیث کو صحیح ماننے والے اس پر عمل کرتے ہیں؟

باب نمبر۔26

موطا امام مالک کے مطابق

مسجد میں قے آجائے تو نہ کلی کرو نہ وضو بلکہ نماز جاری رکھو۔

موطا امام مالک میں ہے کہ:

’’مسجد میں قے آجائے تو نہ کلی کرو نہ وضو بلکہ نماز جاری رکھو۔‘‘

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 4 حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 56﴾

باب نمبر۔27

موطا امام مالک کے مطابق

قضائے حاجت کے بعد متاثرہ عضو کو پانی سے صاف کرنا عورتوں کا طریقہ ہے۔

موطا امام مالک میں ہے کہ:

”قضائے حاجت کے بعد متاثرہ عضو کو پانی سے صاف کرنا عورتوں کا طریقہ ہے۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 34 صفحہ نمبر 61﴾

گویا مردوں کا طریقہ، نجاست کو ڈھیلے سے صاف کرنے کا ہے

باب نمبر۔28

موطا امام مالک کے مطابق

نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے تو نماز جاری رکھو۔

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلاَ تُسْرِفُوا إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ(7/31)

''اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31﴾

اللہ نے نماز کیلئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور ظاہر ہے خون سے آلودہ کپڑوں سے تو زینت اختیار نہیں کی جاتی جبکہ موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

''نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے تو نماز جاری رکھو۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 11 حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 65﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 11 حدیث نمبر 50 صفحہ نمبر 66﴾

باب نمبر۔29

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ، ازواج مطہراتؓ کو گالیاں دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضورﷺ کے متعلق فرمایا کہ:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (68/4)

''(اے نبیﷺ) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔'' ﴿سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4﴾

جبکہ موطا امام مالک میں لکھا ہوا ہے کہ:

حضورﷺ، ازواج مطہراتؓ کو گالیاں دیتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 21 حدیث نمبر 84 صفحہ نمبر 74﴾

باب نمبر۔30

موطا امام مالک کے مطابق

جن کپڑوں پر منی لگ جائے اُنہیں پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔

يَا بَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ(7/31)

''اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31﴾

اللہ نے نماز کیلئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور ظاہر ہے منی سے آلودہ کپڑوں سے تو زینت اختیار نہیں کی جاتی جبکہ موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

جن کپڑوں پر منی لگ جائے اُنہیں پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 22 حدیث نمبر 87 صفحہ نمبر 75﴾

ایک اور حدیث میں لکھا ہے کہ:

☆ محمد بن عمرو بن حزم صرف اکیلی قمیص سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ، باب نمبر 9 حدیث نمبر 33 صفحہ نمبر 146﴾

باب نمبر۔31

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ شہوت پرست۔؟(نعوذ باللہ)

ایک صحابیؓ نے حضورﷺ سے پوچھا کہ جب میری بیوی کو حیض آ جائے اور میں اس کے باوجود اس سے لطف اندوز ہونا چاہوں تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی ازار مضبوطی سے باندھ دو اور اس کے اوپر جو چاہو کرو۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 26 حدیث نمبر 93 صفحہ نمبر 78﴾

حضورﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے......(نعوذ باللہ)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 26 حدیث نمبر 94 صفحہ نمبر 78﴾

....

باب نمبر۔32

موطا امام مالک کے مطابق

عورتیں حالتِ حیض میں رُوئی کو اپنی شرمگاہ میں خون سے بھگو کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس بھیجتی تھیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 27 حدیث نمبر 97 صفحہ نمبر 79﴾

باب نمبر۔33

موطا امام مالک کے مطابق

حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 93﴾

باب نمبر۔34

موطا امام مالک کے مطابق

جس نماز میں امام نے آواز سے قرات پڑھی ہو تو جب امام سلام پھیرے تو فوت شدہ قرات کو آواز سے پڑھنا چاہیے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 32 صفحہ نمبر 93﴾

باب نمبر۔35

موطا امام مالک کے مطابق

اپنی جس جائداد یا مال کی طرف دھیان جانے سے نماز کی رکعتیں بھول جائیں، اس جائداد یا مال کو خدا کی راہ میں صدقہ کردو۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر18 حدیث نمبر69 صفحہ نمبر 108﴾
﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر18 حدیث نمبر70 صفحہ نمبر 109﴾

باب نمبر۔36

موطا امام مالک کے مطابق

وتر واجب ہیں یا نہیں؟ صحابہ کرامؓ بھی لاعلم۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الیل، باب نمبر3 حدیث نمبر17 صفحہ نمبر 133﴾

باب نمبر۔37

موطا امام مالک کے مطابق

منہ ہاتھ دھوکر پانی چشمے میں ڈال دیا۔پانی زیادہ ہو گیا۔(معجزہ)

﴿موطا امام مالک ،جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر ،باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 148﴾

باب نمبر۔38

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ نے نماز چاشت زندگی بھر نہیں پڑھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہؓ پڑھا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نماز کو فرض قرار دیا تو حضورﷺ نے اُمّت کو اِس کا طریقہ سکھلا دیا۔کیا ایسی بھی کوئی نماز ہے جو حضورﷺ نے تو ساری زندگی نہ پڑھی ہو لیکن صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ازواجِ مطہراتؓ نے خود سے وضع کر کے پڑھنی شروع کردی ہو اور آج تک اُس کو پڑھا جا رہا ہو، اِس کا جواب صحیح بخاری میں موجود ہے، ملاحظہ کیجیے:

> ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 29 صفحہ نمبر 155﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر حضورﷺ کے معمولات سے کون واقف ہوگا اور آپؓ سے بڑھ کر کون حضورﷺ کی سُنّت کی پیروی کرنے والا ہوسکتا ہے، آپؓ فرمارہی ہیں کہ حضورﷺ نے ساری زندگی نمازِ چاشت نہیں پڑھی تو کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپؓ جان بُوجھ کر حضورﷺ کی سُنّت کی خلاف ورزی کرتی تھیں؟

صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ازواجِ مطہراتؓ، حضورﷺ کی کامل پیروی کرتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ایسی نماز جسے حضورﷺ نے ساری عمر پڑھا ہی نہ ہو لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ازواجِ مطہراتؓ نے خود ہی ایجاد کر کے پڑھنی شروع کر دی ہو؟

ایک حدیث میں ہے کہ:

حضرت عائشہ صدیقہؓ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 8 حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 156﴾

باب نمبر۔39

موطا امام مالک کے مطابق

باجماعت نماز میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو عورتیں سیٹیاں بجائیں۔(مسلمان عورتیں سیٹیاں بجانا سیکھیں)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 21 حدیث نمبر 61 صفحہ نمبر 163﴾

باب نمبر۔40

موطا امام مالک کے مطابق

نمازی کو کوئی سلام کرے تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 24 حدیث نمبر 76 صفحہ نمبر 166﴾

باب نمبر۔41

موطا امام مالک کے مطابق

قضائے حاجت کے وقت قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔

موطا امام مالک کی ایک حدیث میں ہے کہ:

”قضائے حاجت کے وقت قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 2 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 186﴾

جبکہ دوسری جگہ لکھا ہے کہ:

”حضور ﷺ بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے رفع حاجت فرماتے تھے۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 2 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 186﴾

باب نمبر۔42

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضورﷺ کے وصال کے بعد عورتوں کا چال چلن درست نہیں ہے۔ اگر آپ ؐ اسے ملاحظہ فرماتے تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے۔

موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضورﷺ کے وصال کے بعد عورتوں کا چال چلن درست نہیں ہے۔ اگر آپ ؐ اسے ملاحظہ فرماتے تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 189﴾

باب نمبر۔43

موطا امام مالک کے مطابق

نماز کیوں پڑھی؟ حضرت عمرؓ نے منکدر کی پٹائی کر دی۔

سائب بن یزید نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد نماز پڑھنے پر منکدر کو مارا۔ (کیا آرام سے سمجھایا نہیں جا سکتا تھا)

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب القرآن ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 50 صفحہ نمبر 204﴾

باب نمبر۔44

قرآن کے مطابق

زکوٰۃ دینا فرض ہے

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت عائشہ صدیقہؓ یتیم بھتیجیوں کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیسیوں مقامات پر زکوٰۃ کو فرض قرار دیا ہے لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ:

”حضرت عائشہ صدیقہؓ یتیم بھتیجیوں کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر 5 حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 253﴾

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کے سونے کے زیور سے زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔“

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ، باب نمبر 5 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 253﴾

باب نمبر۔45

موطا امام مالک کے مطابق

حالتِ احرام میں عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 6 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 288﴾

حالت احرام میں عورت چہرے پر نقاب ڈالے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 6 حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 288﴾

﴿ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضعی ہے﴾

باب نمبر۔46

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ تلبیہ میں حضورﷺ سے اختلاف رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریمﷺ کی کامل پیروی کرتے تھے۔ملاحظہ فرمائیے قرآنی آیات کے حوالہ جات:

﴿سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51﴾

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرما رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضورﷺ کی پیروی کِیا کرتے تھے لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضورﷺ کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے مثلاً:

(1) حضورﷺ کا تلبیہ یہ تھا:

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے:

لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الحج، باب نمبر 9 حدیث نمبر 28 صفحہ نمبر 291﴾

(2) حضورﷺ نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔
﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الحج، باب نمبر 22 حدیث نمبر 70 صفحہ نمبر 304﴾
صحابہ کرامؓ نے محرم کا نکاح کر دیا۔
﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الحج، باب نمبر 22 حدیث نمبر 69 صفحہ نمبر 304﴾
کیا صحابہ کرامؓ، حضورﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے تھے؟...... ہرگز نہیں۔

باب نمبر۔47

موطا امام مالک کے مطابق

رحمت عالم کا فرمان کہ ابن خطل کو قتل کردو۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الحج، باب نمبر 81 حدیث نمبر 247 صفحہ نمبر 358﴾

باب نمبر۔48

قرآن کے مطابق

قرآن کو تمام انسانوں تک پہنچادو

موطا امام مالک کے مطابق

قرآن غیر مسلموں تک نہ پہنچنے پائے۔

قرآن صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے جہان کے لوگوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 104

سورۃ ص سورہ نمبر 38 آیت نمبر 87

سورۃ قلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 52

سورۃ تکویر سورہ نمبر 81 آیت نمبر 27

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 1

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 185

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 138

سورۃ روم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 58

سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 41۔

فرمانِ خداوندی ہے :

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (5/67)

''اے رسول ﷺ ! پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر
نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔''
﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67﴾

آج مسلمان اور غیر مسلم دانشور سب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام کن لوگوں تک پہنچایا......؟ صرف مسلمانوں تک یا سارے جہان کے لوگوں تک۔ جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کے حکم (درج بالا آیات) کے مطابق تمام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اب مسلمانوں کی ذمّہ داری ہے کہ قرآن کی آواز کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، لیکن مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر ہر عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حدیث کسی غیر مسلم کی وضع کی ہوئی ہے جس میں قرآن کی آواز کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجہاد، باب نمبر 2 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 364﴾

مغرب میں اِسلام کے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیاں، ماضی میں اِس حدیث پر عمل کرنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔

باب نمبر۔49

موطا امام مالک کے مطابق

گھڑ دوڑ پر جوا لگانا درست ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(1) يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـواْ إِنَّـمَـا الْخَـمْـرُ وَالْمَيْـسِـرُ وَالأَنـصَـابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْــسٌ مِّـنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(5/90)

”اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جُوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔“

﴿سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90﴾

اللہ تعالیٰ نے جوئے کو حرام قرار دیا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں گھڑ دوڑ پر جوا لگانے کو جائز قرار دیا جا رہا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجہاد، باب نمبر 19 حدیث نمبر 46 صفحہ نمبر 380﴾

باب نمبر۔50

موطا امام مالک کے مطابق

جس ذبیحے پر بسم اللہ پڑھی جائے وہ حرام ہے۔

قرآن میں ہے کہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ کھاؤ ،جس پر نہ لیا گیا ہو وہ مت کھاؤ۔(5/4,6/119-121)

جبکہ موطا امام مالک میں ہے کہ:

جس ذبیحے پر بسم اللہ پڑھی جائے وہ حرام ہے۔

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الذبائح،باب نمبر1 حدیث نمبر2 صفحہ نمبر393﴾

باب نمبر۔51

موطا امام مالک کے مطابق

ایک چڑیا ذبح کر کے بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب العقیقہ، باب نمبر 2 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 403﴾

باب نمبر۔52

موطا امام مالک کے مطابق

ذائقہ

حضرت رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی حضرت تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دے دیں تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا۔وہ اپنی بیوی پر قادر نہ ہو سکے اور اسے چھوڑ دیا۔حضرت رفاعہ نے اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا جو اس کے پہلے خاوند تھے اور اسے طلاق دے دی تھی۔جب اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپؐ نے انہیں ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

﴿موطا امام مالک،جلد دوم کتاب النکاح،باب نمبر 7 حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 421﴾

اس حدیث کو ''قرآن اور صحیح بخاری'' میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے،دلچسپی رکھنے والے احباب وہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

باب نمبر۔53

موطا امام مالک کے مطابق

جھوٹ بولنا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

’’جھوٹ کو سچ کا لباس مت پہناؤ۔غلط اور صحیح کو خلط ملط مت
کرو۔حق بات کومت چھپاؤ۔‘‘ ﴿سورۃ البقرۃ آیت نمبر 42﴾

لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔ملاحظہ فرمائیے حوالہ:

﴿موطا امام مالک،جلد دوم کتاب الطلاق،باب نمبر 4 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 441﴾

باب نمبر۔54

موطا امام مالک کے مطابق

مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 25 حدیث نمبر 71 صفحہ نمبر 466﴾

بلاغ القرآن سے تحقیق کر کے لکھیں۔

باب نمبر۔55

موطا امام مالک کے مطابق

نکاح کا مقصد جماع ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 28 حدیث نمبر 74 صفحہ نمبر 468﴾

باب نمبر۔56

موطا امام مالک کے مطابق

عزل جائز ہے۔

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

1. وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ (4/24)

"اور ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قیدِ نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔" ﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 24﴾

2. نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ (2/223)

"تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو۔" ﴿سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 223﴾

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اِن سے وظیفۂ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔ کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

3. أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ (2/187)

☆ ”تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔“ ﴿سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187﴾

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جا رہا ہے لیکن موطا امام مالک کی احادیث میں عزل کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 34 حدیث نمبر 95 صفحہ نمبر 475﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 34 حدیث نمبر 96 صفحہ نمبر 475﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 34 حدیث نمبر 97 صفحہ نمبر 475﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 34 حدیث نمبر 99 صفحہ نمبر 476﴾

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب الطلاق ، باب نمبر 34 حدیث نمبر 100 صفحہ نمبر 476﴾

باب نمبر۔57

موطا امام مالک کے مطابق

کنواری لونڈی سے صحبت کرنے کی سزا۔ قیمت میں جتنی کمی آ گئی ہے وہ ادا کرو۔

قرآن نے زنا کی سزا سو کوڑے مقرر کی ہے۔﴿سورۃ النور 24 آیت نمبر 2﴾

غلام یا لونڈی کی سزا نصف ہوگی۔﴿سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25﴾

(1) لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ کنواری لونڈی سے صحبت کرنے کی سزا یہ ہے کہ قیمت میں جتنی کمی آ گئی ہے وہ ادا کرو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب البیوع، باب نمبر 4 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 534﴾

(2) ایک اور حدیث میں لکھا ہے کہ زنا بالجبر کی سزا یہ ہے کہ عورت کو مہر دے دیا جائے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 16 حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 631﴾

(3) لونڈی سے زنا کرنے کی سزا یہ ہے کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس زانی کو دیا جائے گا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 6 صفحہ نمبر 722﴾

(4) اپنے بیٹے یا بیٹی کی لونڈی سے صحبت کرنے کی سزا، لونڈی کی قیمت ادا کرنا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 6 صفحہ نمبر 722﴾

(5) حضور ﷺ نے فرمایا کہ زنا کر کے بتایا مت کرو ورنہ ہم اللہ کی کتاب کے مطابق حد قائم کریں گے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 2 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 718﴾

باب نمبر۔58

موطا امام مالک کے مطابق

سودا مہنگا بیچو ورنہ ہمارے بازار سے اُٹھ جاؤ۔

حضرت عمرؓ کا فرمان۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب البیوع، باب نمبر 24 حدیث نمبر 57 صفحہ نمبر 562﴾

باب نمبر۔59

موطا امام مالک کے مطابق

مڈل مین بن کر عوام کی مشکلات میں اضافہ کرنا جائز ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب البیوع ، باب نمبر 46 حدیث نمبر 101 صفحہ نمبر 588﴾

باب نمبر۔60

موطا امام مالک کے مطابق

حضور ﷺ نے کھیتی کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب کراء الارض، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 610﴾

حضرت رافع کا بیان کہ اگر میرے پاس کھیتی ہوتی تو میں کرائے پر دے دیتا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب کراء الارض، باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 610﴾

کیا صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی حکم عدولی کرنے پر تلے ہوئے تھے۔؟

باب نمبر۔61

قرآن کے مطابق

زنا کی سزا سو کوڑے ہیں

موطا امام مالک کے مطابق

زانی کی سزا رجم ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ زنا کی سزا رجم ہے۔(24/2) لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ زنا کی سزا رجم ہے۔ملاحظہ کیجیے:

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 21 حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 635﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 714﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 715﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 716﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 716﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 9 صفحہ نمبر 717﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 718﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 6 حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 722﴾

رجم کی آیت قرآن میں موجود تھی لیکن میں اسے قرآن میں شامل نہیں کر رہا۔حضرت عمرؓ کا بیان۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 718﴾

اس حدیث کے مطابق کیا قرآن نامکمل رہ گیا ہے؟

زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہ ضروری ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 19 حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 634﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 19 حدیث نمبر 18 صفحہ نمبر 634﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الحدود، باب نمبر 1 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 717﴾

قرآن میں ہے کہ جو عورتیں فحش کا ارتکاب کریں ان کیلئے چار گواہ لاؤ اور انہیں پابند مسکن کر دو (4/15)۔ یہاں لفظ ''فاحشۃ'' استعمال ہوا ہے اور یہاں فاحشۃ سے مراد زنا نہیں بلکہ عام بے حیائی کی باتیں ہیں کیونکہ زنا کیلئے تو سو کوڑوں کی سزا متعین طور پر آئی ہے۔ (دیکھیے 24/2) جبکہ یہاں جس جرم کا بیان ہے اس کی سزا پابند مسکن ہے۔

باب نمبر۔62

موطا امام مالک کے مطابق

اگر کوئی جانور تم پر حملہ کر کے تمہیں ہلاک کرنا چاہے تو اس کا مقابلہ مت کرو بلکہ پہلے گواہ ڈھونڈو۔تا کہ کہیں تم اس جانور کے قتل کے مجرم نہ بن جاؤ۔

﴿موطا امام مالک،جلد دوم کتاب الرہن،باب نمبر 29 صفحہ نمبر 641﴾

باب نمبر۔63

موطا امام مالک کے مطابق

کوئی چیز ہبہ کی جائے تو اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 35 حدیث نمبر 42 صفحہ نمبر 650﴾

حضور ﷺ نے ہبہ واپس کروا دیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 33 حدیث نمبر 39 صفحہ نمبر 643﴾

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہبہ واپس لے لیا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 33 حدیث نمبر 40 صفحہ نمبر 644﴾

احادیث کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے۔

باب نمبر۔64

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت آدم علیہ السلام کو طعنے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عیب چینی کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (104/1)

''عیب جُو کیلیئے بڑی خرابی ہے۔''

﴿سورۃ الھمزۃ سورہ نمبر 104 آیت نمبر 1﴾

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّاءِۢ بِنَمِيمٍ (68/10-11)

''اے نبی ﷺ آپ بڑی قسمیں کھانے والے، عیب نکالنے والے اور چغلیاں لگانے والے کا کہانہ مانیں۔''

﴿سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 10 تا 11﴾

یقیناً آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ موطا امام مالک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ''عیب نکالنے والا'' ثابت کیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ وہی آدمؑ ہیں جنہوں نے لوگوں کو مصیبت میں ڈالا تھا۔

حضرت آدمؑ کا جواب کہ آپ جس بات پر مجھے ملامت کر رہے ہیں اس میں تو میرا قصور ہی نہیں کیونکہ یہ سب کچھ تو میری پیدائش سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب القدر، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 751﴾

باب نمبر۔65

موطا امام مالک کے مطابق

جنت دوزخ پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس بات کو متعدد مقامات پر دہرایا ہے کہ انسان، جنت میں صرف اپنے اچھے اعمال کی بنیاد پر جائے گا۔ چند قرآنی حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127	سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32
سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72	سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14
سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16	سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19
سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24	سورۃ الحاقہ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24
سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22	سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43
سورۃ الغاشیہ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9	سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8
سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31	سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61
سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8	سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23
سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9	سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107
سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56	سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42
سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25	سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57 سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42 سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24 سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26 سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22 سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 0 7 آیت سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

22 تا 35

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11 سورۃ الفرقان سورہ نمبر 5 2 آیت

70 تا 76

لیکن موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث میں حضورﷺ سے یہ الفاظ منسوب کیے جا رہے ہیں کہ انسان اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا بلکہ یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے، خدا نے پہلے سے لکھ رکھا ہے کہ کون جنت میں جائے گا اور کون دوزخ میں جائے گا۔ حوالہ ملاحظہ کیجیے:

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب القدر، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 752﴾

باب نمبر۔66

موطا امام مالک کے مطابق

رحمۃ للعالمینؐ کے الفاظ کہ "اللہ اس کی گردن مارے" (نعوذ باللہ)

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب اللباس، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 762﴾

باب نمبر۔67

موطا امام مالک کے مطابق

صحابہ کرامؓ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

موطا امام مالک میں متعدد صحابہ کرامؓ (مثلاً حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ) کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پیا کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب صفۃ النبی، باب نمبر 8 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 772﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب صفۃ النبی، باب نمبر 8 حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 772﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب صفۃ النبی، باب نمبر 8 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 772﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب صفۃ النبی، باب نمبر 8 حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 772﴾

ان احادیث میں صحابہ کرامؓ کی بیماری یا اضطراری حالت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیا مذہبی پیشوائیت درج بالا صحابہ کرامؓ کو منکرین سنت قرار دینے کی جرات کر سکتی ہے؟

باب نمبر۔68

موطا امام مالک کے مطابق

پیاسے کتے کو پانی پلانے سے بخشش ہو جاتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ☆فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ☆وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ☆فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ☆وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ☆نَارٌ حَامِيَةٌ
﴿101/6-11﴾

''پس جس کے وزن بھاری ہوئے وہ پسندیدہ آرام میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے ہوئے اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تم کیا سمجھو وہ کیا ہے؟ وہ آگ ہے دہکتی ہوئی۔''

﴿سورۃ القارعہ سورہ نمبر 101 آیت نمبر 6 تا 11﴾

مزید بیسیوں حوالہ جات کیلئے دیکھیے ''قرآن اور بخاری۔''

درج بالا آیات میں آپ نے غور فرمایا کہ اِنسان کے سارے کے سارے اَعمال کا حساب ہوگا اور جنّت یا جہنّم میں جانے کا فیصلہ اُن اَعمال کی بنیاد پر ہوگا نہ کہ کسی ایک عمل کی وجہ سے۔ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص ساری عمر نیکیاں کرتا رہے لیکن اُسے جہنّم میں اِس لیے ڈال دیا جائے کہ اُس نے اپنی زندگی میں کسی پیاسے کُتّے کو پانی نہیں پلایا تھا اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص ساری عمر بدکاری کرتا رہے لیکن اُسے جنّت میں اِس لیے بھیج دیا جائے کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو پانی پلا دیا تھا۔ اللہ نے صاف اور واضح بات کی ہے کہ ترازو رکھا جائے گا، اگر نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جنّت، اور اگر بُرائیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جہنّم۔ لیکن موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث میں اِس قرآنی نظریے کی نفی کی

جارہی ہے۔ملاحظہ کیجیے:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔اس نے کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی لیا۔جب باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا تڑپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔اس نے سوچا کہ کتے کو بھی پیاس سے وہی تکلیف پہنچ رہی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی۔وہ کنویں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا، اسے اپنے منہ میں پکڑ کر باہر نکلا اور کتے کو پلا دیا۔اللہ تعالیٰ خوش ہوگیا اور اسے بخش دیا۔لوگ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کا ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب صفۃ النبی، باب نمبر 10 حدیث نمبر 23 صفحہ نمبر 775﴾

باب نمبر۔69

قرآن کے مطابق

سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا (خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم)

موطا امام مالک کے مطابق

غیر مسلم کے سلام کا جواب آدھا دو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا(4/86)

''اور جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اسے اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 86﴾

اس آیت میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہودی تمہیں سلام کرے تو اس کے جواب میں کہو ''علیک''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب السلام، باب نمبر 2 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 796﴾

باب نمبر۔70

موطا امام مالک کے مطابق

لونڈی کو آزاد نہ کرو بلکہ اپنی بہن کو دے دو۔

قرآن نے غلامی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے(47/4)لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ لونڈی کو آزاد نہ کرو بلکہ اپنی بہن کو دے دو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 4 حدیث نمبر 9 صفحہ نمبر 803﴾

باب نمبر۔71

موطا امام مالک کے مطابق

تمام کتوں کو قتل کر دو۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

1. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاء فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاء وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (2/164)

”آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اُتار کر مُردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رُخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کیلئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔“

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 164﴾

2. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً (3/191)

”جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے اور غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں (وہ) کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! تُو

نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 191﴾

3. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَالْمَلآئِكَةُ وَهُمْ لا يَسْتَكْبِرُونَ ☆ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (16/49-50)

''اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی جانداروں میں سے زمین میں ہے اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' ﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50﴾

ان آیات کو ذہن میں رکھیے اور موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث ملاحظہ کیجیے :

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو جان سے مار دینے کا حکم دیا ہے۔''

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب الاستذان ، باب نمبر 5 حدیث نمبر 14 صفحہ نمبر 805﴾

تین سوال :

(1) تسخیرِ کائنات کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر قسم کے جانوروں میں صاحبانِ عقل و بصیرت کیلئے نشانیاں ہیں (2/164)۔ کیا کتّا جانوروں میں شامل نہیں؟

(2) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن یہ کہتے ہیں (یا مومن کو یہ کہنا چاہیے) کہ

اے اللہ ! تُو نے یہ کائنات باطل (بے فائدہ) پیدا نہیں کی (3/191)۔ کیا کتّا باطل (بے فائدہ) پیدا کیا گیا ہے کہ اسے مار دینے کا حکم دیا گیا؟

(3) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین کے تمام جاندار اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ کیا کتّا زمین کے جانداروں میں شامل نہیں؟

باب نمبر۔72

موطا امام مالک کے مطابق

جو اکیلے سفر کرے وہ شیطان ہے،دو ہوں تو دونوں شیطان ہیں۔

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب الاستذان ، باب نمبر 14 حدیث نمبر 35 صفحہ نمبر 811﴾

اس حدیث کی رو سے آج کونسا مسلمان یا انسان ہے جسے شیطان نہیں کہا جا سکتا۔؟

باب نمبر۔73

موطا امام مالک کے مطابق

کمّی لوگ اچھے کپڑے نہ پہنیں۔

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب الاستذان ، باب نمبر 17 حدیث نمبر 44 صفحہ نمبر 813﴾

باب نمبر۔74

موطا امام مالک کے مطابق

زمانہ ہی خدا ہے۔

﴿موطا امام مالک،جلد دوم کتاب الکلام،باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 816﴾

باب نمبر۔75

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان نے انہیں تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا تھا۔(استغفراللہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا شمار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین صحابہؓ میں ہوتا ہے لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان نے انہیں تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا تھا۔(استغفراللہ)

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الکلام، باب نمبر 5 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 820﴾

باب نمبر۔76

موطا امام مالک کے مطابق

آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔

قرآن مجید کے مطابق نبی کی آل میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو اس نبی کے ماننے والے ہوتے ہیں۔تفصیل کیلئے دیکھیے (11/45-47,66/10)۔اس لحاظ سے تمام مسلمان آل محمد ہیں۔اور آل محمد کو صدقہ دینا قرآن کا حکم ہے، ملاحظہ کیجیے (9/60)۔
لیکن دوسری طرف موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

"آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔"

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الصدقہ، باب نمبر 3 حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 831﴾

صدقہ ایسے ہے جیسے کسی نے اپنی شرمگاہ اور چڈے دھو کر پانی اسے دے دیا ہو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الصدقہ، باب نمبر 3 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 831﴾

باب نمبر۔77

موطا امام مالک کے مطابق

گرمی کی شدت،جہنم کی تیزی کے باعث ہوتی ہے۔

﴿موطا امام مالک ،جلد اوّل کتاب وقوت الصلوٰۃ ، باب نمبر 7 حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 49﴾

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب وقوت الصلوٰۃ ، باب نمبر 7 حدیث نمبر 28 صفحہ نمبر 49﴾

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب وقوت الصلوٰۃ ، باب نمبر 7 حدیث نمبر 29 صفحہ نمبر 50﴾

گرمی کیوں ہوتی ہے؟ یہ بات سائنس کا ایک ادنیٰ سا طالبعلم بھی جانتا ہے۔

باب نمبر۔78

موطا امام مالک کے مطابق

نماز پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔جنّت ، دو رکعات نفل پڑھنے سے ،جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں ، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔اللہ تعالیٰ ، قرآن میں فرماتا ہے:

(1) لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿2/177﴾

”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت ،فرشتوں ، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور

(اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177﴾

(2) **الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ فِيْ السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴿3/134﴾**

''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔'' ﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134﴾

(4) **فَالَّذِيْنَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَاباً مِّن عِندِ اللّهِ وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴿3/195﴾**

''سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کردُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195﴾

(5) ''جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔''

﴿سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19﴾

(6) ''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''

﴿سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61﴾

جبکہ موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

نماز پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 29 صفحہ نمبر 59﴾

دورانِ وضو جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے، اُن اعضاء سے کیے جانے والے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 30 صفحہ نمبر 60﴾

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 31 صفحہ نمبر 60﴾

نماز کیلئے جاؤ تو ہر قدم پر ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلداوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 33 صفحہ نمبر 61﴾

جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 11 حدیث نمبر 45 صفحہ نمبر 98﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 46 صفحہ نمبر 97﴾

جو ''ربنا لک الحمد'' کہے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 11 حدیث نمبر 47 صفحہ نمبر 99﴾

رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ فی رمضان، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 120﴾

کلمہ پڑھو، سو برائیاں مٹا دی جائیں گی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 7 حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 197﴾

سبحان اللہ وبحمدہ کہنے سے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 7 حدیث نمبر 21 صفحہ نمبر 197﴾

تسبیح فاطمی پڑھنے سے تمام سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 7 حدیث نمبر 22 صفحہ نمبر 197﴾

جس کے تین بچے فوت ہوجائیں وہ جنتی ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 38 صفحہ نمبر 214﴾

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 13 حدیث نمبر 39 صفحہ نمبر 214﴾

ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 21 حدیث نمبر 65 صفحہ نمبر 302﴾

کانٹا چبھنے سے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 3 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 783﴾

بیمار ہونے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 3 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 783﴾

باب نمبر۔79

موطا امام مالک کے مطابق

مَوزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی تو یہ طریقہ غلط ہے، دوبارہ مسح کر کے نماز پڑھے تو پھر نماز ہو جائے گی۔ (عجیب منطق)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 44 صفحہ نمبر 64﴾

پریشان نہ ہوں حدیث میں یہی الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔

باب نمبر۔80

موطا امام مالک کے مطابق

عورتیں آدھی رات کو چراغ کی مدد سے اپنی پاکی دیکھتی تھیں۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الطہارۃ، باب نمبر 27 حدیث نمبر 98 صفحہ نمبر 79﴾

باب نمبر۔81

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الطہارۃ ، باب نمبر 31 حدیث نمبر 112 صفحہ نمبر 83﴾

باب نمبر۔82

موطا امام مالک کے مطابق

قرعہ اندازی جائز ہے۔

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل وفکر اور علم وبصیرت کی رُو سے کِیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل وفکر کے چراغ گل کر کے ظن وتخمین اور قیاسات وتوہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَن تَسْتَقْسِمُواْ بِالأَزْلاَمِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ ﴿5/3﴾

''تم پر حرام کیا گیا قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گِیری کرنا، یہ سب بدترین گناہ ہیں۔'' ﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿5/90﴾

''اے ایمان والو! اِس کے سِوا نہیں کہ شراب، جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی ناپاک ہیں، شیطانی کام ہیں، سو اِن سے بچو تا کہ فلاح پاؤ۔'' ﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90﴾

لیکن موطا امام مالک میں قرعہ اندازی کے جائز ہونے کا عندیہ دیا جا رہا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 86﴾

باب نمبر۔83

موطا امام مالک کے مطابق

اذان کی وجہ سے شیطان کی ہوا (گوز) اتنی بلند آواز سے خارج ہوتی ہے کہ اسے اذان کی آواز سنائی ہی نہیں دیتی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 87﴾

باب نمبر۔84

موطا امام مالک کے مطابق

اذان کے وقت اور صف بناتے وقت ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الصلوٰۃ،باب نمبر 1 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 87﴾

یہ حدیث درست ہوتی تو آج دنیا میں کوئی انسان غیر مسلم نہ ہوتا۔

جمعہ کے روز ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الجمعہ،باب نمبر 7 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 116﴾

﴿موطا امام مالک،جلداوّل کتاب الجمعہ،باب نمبر 7 حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 116﴾

یہ حدیث درست ہوتی تو آج دنیا میں کوئی انسان غیر مسلم نہ ہوتا۔

باب نمبر۔85

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز فجر میں پوری سورۃ البقرۃ پڑھی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 7 حدیث نمبر 33 صفحہ نمبر 94﴾

باب نمبر۔86

موطا امام مالک کے مطابق

امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 8 حدیث نمبر 38 صفحہ نمبر 95﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 43 صفحہ نمبر 97﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 44 صفحہ نمبر 97﴾

باب نمبر۔87

موطا امام مالک کے مطابق

جوامام سے پہلے سر اٹھاتا جھکاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ ، باب نمبر 14 حدیث نمبر 57 صفحہ نمبر 103﴾

باب نمبر۔88

موطا امام مالک کے مطابق

نقش ونگار والا لباس پہن کر نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ ، باب نمبر 18 حدیث نمبر 67 صفحہ نمبر 108﴾

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ ، باب نمبر 18 حدیث نمبر 68 صفحہ نمبر 108﴾

اس حدیث کی رو سے عورتیں اپنی نمازوں کی خیر منائیں۔

باب نمبر۔89

موطا امام مالک کے مطابق

بلا عذر تین جمعے ترک کرنے سے اللہ تعالیٰ دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الجمعہ، باب نمبر 9 حدیث نمبر 20 صفحہ نمبر 119﴾

باب نمبر۔90

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ نے نماز تراویح ترک کردی کہ لوگوں پر فرض نہ ہو جائے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ فی رمضان، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 120﴾

لیکن کیا آج تراویح کو فرض نہیں کرلیا گیا؟

باب نمبر۔91

موطا امام مالک کے مطابق

باجماعت نماز، تنہا نماز پر ستائیس (27) درجے فضیلت رکھتی ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 137﴾

باجماعت نماز، تنہا نماز پر پچیس (25) درجے فضیلت رکھتی ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 137﴾

﴿ان دونوں حدیثوں میں سے ایک تو یقیناً وضعی ہے﴾

باب نمبر۔92

موطا امام مالک کے مطابق

طاعون، پیچش، ڈوب جانے اور دب کر مر جانے والے شہید ہیں۔

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ:

(1) وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ ﴿2/154﴾

''اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154﴾

(2) وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴿3/169﴾

''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مُردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔''

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169﴾

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں جن میں کہا گیا کہ پیچش کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا، دب کر مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا وغیرہ وغیرہ سب لوگ شہید ہیں۔ حوالہ یہ ہے:

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الجماعۃ، باب نمبر 2 حدیث نمبر 5 صفحہ

نمبر 138﴾

ایکاور حدیث میں ہے کہ:

(2)اصل شہید کے علاوہ بھی سات قسم کے شہید ہیں۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 12 حدیث نمبر 36 صفحہ نمبر 212﴾

امام کوہلکی پھلکی نماز پڑھانی چاہیے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ االجماعۃ ، باب نمبر4 حدیث نمبر13 صفحہ نمبر141﴾

باب نمبر۔93

موطا امام مالک کے مطابق

منہ ہاتھ دھو کر پانی چشمے میں ڈال دیا۔ پانی زیادہ ہو گیا۔(معجزہ)

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 148﴾

باب نمبر۔94

موطا امام مالک کے مطابق

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 16 حدیث نمبر 48 صفحہ نمبر 160﴾

....

جو اللہ رسولؐ کو مانتا ہے اسے قتل نہ کرو۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 25 حدیث نمبر 84 صفحہ نمبر 168﴾

....

حضرت عمرؓ کے دور میں مسجد میں باتیں کرنے، شعر پڑھنے یا آواز بلند کرنے کیلئے جگہ مختص تھی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب نمبر 25 حدیث نمبر 93 صفحہ نمبر 172﴾

....

باب نمبر۔95

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ زمین پر کھڑے ہوکر جنت کے پھلوں کو پکڑ سکتے تھے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ الکسوف ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 180﴾

باب نمبر۔96

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ اور صحابہ کرامؓ بارش برسانے کیلئے نماز استسقاء پڑھا کرتے تھے۔

قرآن میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں لفظ اللہ فاعل کے طور پر آتا ہے لیکن وہاں اللہ سے مُراد اللہ کا قانون ہوتا ہے مثلاً:

1. اللہ ماں کے پیٹ میں صورتیں بناتا ہے۔﴿سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 6﴾
2. اللہ لکھ لیتا ہے۔﴿سورۃ النساء آیت نمبر 81﴾
3. اللہ بارش برساتا ہے۔﴿سورۃ الانعام آیت نمبر 6﴾
4. اللہ نہریں بناتا ہے۔﴿سورۃ الانعام آیت نمبر 6﴾
5. اللہ باغات تیار کرتا ہے۔﴿سورۃ التوبہ آیت نمبر 89﴾

﴿مزید تفصیل کیلئے دیکھیے میری کتاب ''اللہ کیا کرتا ہے''﴾

اِسی طرح بارش کے بارے میں فرمایا کہ بارش اللہ کے قانون کے تحت ہوتی ہے﴿31/34۔6/6﴾۔آج کا معمولی پڑھا لکھا اِنسان بھی جانتا ہے کہ زمین سے پانی ، بخارات کی صورت میں اُوپر فضا میں اُٹھتا ہے اور یہی بخارات ﴿پانی سے لدی ہوئی ہوائیں﴾ بارش کا باعث بنتی ہیں۔قرآن نے بارش کے اِس سائیکل کو سورۂ حجر میں اِس طرح بیان فرمایا ہے:

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ﴿15/22﴾

''اور ہم نے ہوائیں بھیجیں (پانی سے) بھری ہوئیں، پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا، پھر وہ ہم نے تمہیں پلایا۔''

﴿سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 22﴾

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْراً بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهِ حَتَّی إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن کُلِّ الثَّمَرَاتِ کَذَلِکَ نُخْرِجُ الْموْتَی لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُونَ﴿7/57﴾

''اور وہی ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہوائیں بطور خوشخبری بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل اُٹھا لائیں تو ہم نے اُنہیں کسی مُردہ شہر کی طرف ہانک دیا، پھر اِس سے پانی اُتارا (برسایا) پھر ہم نے نکالے اِس سے ہر قسم کے پھل، اِسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم غور کرو۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 57﴾

ثابت ہوا کہ بارش اللہ کے قانون کے تحت ہوتی ہے اور اللہ کا قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ جبکہ موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بارش کیلئے کسی قانون کی نہیں بلکہ نماز استسقاء کی ضرورت ہوتی ہے:

''عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کیلئے نکلے اور جب آپؐ نے قبلہ کی جانب رخ کیا تو اپنی چادر کو الٹ دیا۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 183﴾

نیز دیکھیے:

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 183﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 183﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 184﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 5 صفحہ نمبر 184﴾

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الاستسقاء، باب نمبر 1 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 185﴾

باب نمبر۔97

موطا امام مالک کے مطابق

دوران نماز قبلہ کی جانب نہ تھوکا کرو۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 3 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 187﴾

تفصیل کیلئے دیکھیے ''قرآن اور بخاری'' جس میں بتایا گیا ہے کہ مسجد میں تھوکنا منع نہیں بس قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکا کرو۔

باب نمبر۔98

موطا امام مالک کے مطابق

قبلہ تبدیل کردیا گیا۔

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿3/96﴾

''بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔''

﴿سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96﴾

مزید: ﴿2/125,2/142-145,14/37,22/26,22/29,22/33﴾

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانۂ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے، اِسی کو قبلۂ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلۂ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کرسکا لیکن وضعی احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کرکے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرادیا کہ ہمارے نبی ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آگیا کہ خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرلیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور ﷺ اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سِیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس ﴿یروشلم﴾ دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانۂ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانۂ کعبہ کی طرف ہی منہ کرکے نمازیں ادا

کیں۔اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنادیا گیا۔

قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کردی جائے:

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آرہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعدازیں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک ،قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا:

سَيَقُولُ السُّفَهَاء مِنَ النَّاسِ مَا وَلاَّهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُواْ عَلَيْهَا قُل لِّلّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿2/142﴾

''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔'' ﴿مفہوم القرآن﴾

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلاَّ لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلاَّ

عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ ﴿2/143﴾

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تا کہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگران پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔'' ﴿مفہوم القرآن﴾

جس نظام کو حضورﷺ لے کر آئے اس کا مرکز خانۂ کعبہ تھا اور ہے جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضورﷺ کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ﴿2/144﴾

''ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔'' ﴿مفہوم القرآن﴾

یہ تھی مختصراً ساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہﷺ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانۂ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود

قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنا لیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانۂ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں کہا گیا ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آ کر کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اس کی طرف منہ کیا کریں۔ اُن کے منہ شام کی طرف تھے لہٰذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 4 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 187﴾

اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں سے مت روکو۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القبلہ، باب نمبر 6 حدیث نمبر 12 صفحہ نمبر 188﴾

باب نمبر۔99

موطا امام مالک کے مطابق

وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نزولِ وحی کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ “. ﴿42/51﴾

”کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجز اِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول بھیجے اور اس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کر دے، یقیناً وہ بلند حکمت والا ہے۔“

﴿سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 51﴾

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ خُدا کا کلام اِنسان تک تین طریقوں سے پہنچتا ہے:

وحی کے ذریعے:

جو کہ فرشتہ لے کر آتا تھا۔ قرآن میں ہے:

(1) قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ“ ﴿2/97﴾

”کہہ دیں جو جبریل کا دُشمن ہو تو بیشک اُس نے یہ (قرآن) آپؐ کے دِل پر نازل کیا ہے اللہ کے حکم سے، اُس کی تصدیق کرنے والا

جو اِس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری اِیمان والوں کیلئے۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 97﴾

(2)يُنَزِّلُ الْمَلآئِكَةَ بِالْرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُواْ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَاْ فَاتَّقُونِ﴿16/2﴾

''وہ (اللہ)، فرشتے اپنے حکم سے وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے کہ تم ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔''

﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 2﴾

(3)قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴿16/102﴾

''آپ ﷺ کہہ دیں کہ اِسے جبریلِ امین نے تمہارے ربّ کی طرف سے اُتارا ہے حق کے ساتھ تاکہ مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔''

﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 102﴾

(4)وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ☆نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ☆عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ﴿26/192-194﴾

''اور بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے ربّ کا اُتارا ہوا ہے۔ اِس کو لے کر اُترا ہے جبریلِ امین، تمہارے دِل پر، تاکہ تم

ڈرسنانے والوں میں سے ہو۔"

﴿سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 192 تا 194﴾

پردے کے پیچھے سے:

یعنی بغیر فرشتے کے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِیَ یَا مُوسَی ☆ إِنِّیْ أَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ إِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ☆ وَأَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوحَی۔ ﴿20/11-13﴾

"پس جب وہ وہاں آئے تو آواز آئی اے موسیٰ! بیشک میں ہی تمہارا ربّ ہوں، سواپنی جوتیاں اُتارلو، بیشک تم طویٰ کے پاک میدان میں ہو اور میں نے تمہیں پسند کیا، پس جو وحی کی جائے ،اُس کی طرف کان لگا کرسنو۔"

﴿سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 11 تا 13﴾

عام انسانوں کی طرف:

تیسرے طریقے کے تحت خُدا نے عام اِنسانوں سے کلام کیا یعنی اُن کی طرف اپنے رسول بھیجے اوراُن رسولوں کی وساطت سے اپنا کلام اُن تک پہنچایا، جیسا کہ قرآن میں ہے:

"وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ أَن یُکَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْیاً أَوْ مِن وَرَاء حِجَابٍ أَوْ یُرْسِلَ رَسُولاً فَیُوحِیَ بِإِذْنِهِ مَا یَشَاءُ إِنَّهُ عَلِیٌّ حَکِیمٌ". ﴿42/51﴾

"کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجز اِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول

بھیجے اور اِس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کر دے، یقیناً
وہ بلند حکمت والا ہے۔"

﴿سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 51﴾

قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اور حضورﷺ کے دِل پر نازل کرتے تھے لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ حضورﷺ پر وحی، گھنٹیوں کی آواز کی طرح آتی تھی اور آپ ٹن ٹن کی آواز سن کر اُن سیکرٹ کوڈ ورڈز (SECRET CODE WORDS) کو سمجھ جاتے تھے کہ کیا نازل ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ فرشتہ اِنسانی شکل میں آ کر آپؐ سے گفتگو کرتا تھا کہ اللہ نے آپؐ کیلئے یہ یہ آیات بھیجی ہیں۔

جہاں تک اِنسان کا فرشتوں کو دیکھنے کا تعلق ہے جس کا اِس حدیث میں ذِکر کیا گیا ہے تو قرآن نے اِس کی نفی کی ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

(1) فَأَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُواْ السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ ﴿9/40﴾

"تو اُس نے اُن پر اپنی تسکین نازل کی اور ایسے لشکروں سے اُن کی
مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کی بات پست کر دی۔"

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 40﴾

(2) ثُمَّ أَنَزلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُوداً لَّمْ تَرَوْهَا وَعذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَذَلِكَ جَزَاء الْكَافِرِينَ ﴿9/26﴾

"پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر اپنی تسکین نازل کی اور لشکر اُتارے جو
تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا، اور یہی سزا ہے کافروں کی۔"

﴿سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 26﴾

(3) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً وَجُنُوداً لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً ﴿33/9﴾

اے ایمان والو! اپنے اُوپر اللہ کی نعمت (اس کا احسان) یاد کرو جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (ایسے) لشکر جنہیں تم نے نہ دیکھا اور اللہ اُسے دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔"

﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 9﴾

مذکورہ حدیث کا حوالہ نوٹ فرمالیجیے:

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 4 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 192﴾

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آٹھ سال میں سورۃ البقرۃ سیکھی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 4 حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 194﴾

باب نمبر۔100

موطا امام مالک کے مطابق

حضورﷺ قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

شفاعة کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مِل جانے کے ہیں ﴿تاج العروس﴾۔ اِس کے بعد شفاعة کے معنے سفارش اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے ﴿تاج العروس﴾۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ:

وَجَاءَ تْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿50/21﴾

''اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔''

﴿سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21﴾

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شُفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے:

مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ﴿2/255﴾

''کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255﴾

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق

میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿43/86﴾

''جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔'' ﴿سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86﴾

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

وَاتَّقُوا يَوْماً لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿2/48,2/123﴾

''اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48﴾ ﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123﴾

اِس کے برعکس موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ حضورﷺ قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور اس سے مذہبی پیشوائیت کا مطمع نظر یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی شفاعت کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب القرآن، باب نمبر 8 حدیث نمبر 26 صفحہ نمبر 199﴾

ایک حدیث میں ہے کہ:

''ظلم سہتے رہو، اس سے حضور ﷺ کی شفاعت ملے گی۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الجامع، باب نمبر 2 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 737﴾

باب نمبر۔101

موطا امام مالک کے مطابق

سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب القرآن ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 44 صفحہ نمبر 203﴾

سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب القرآن ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 46 صفحہ نمبر 204﴾

سورج اور شیطان کے سینگ بیک وقت طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب القرآن ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 204﴾

جن احباب کو مذکورہ بالا احادیث کی سمجھ آجائے، مہربانی فرما کر ہمیں بھی مطلع کریں تاکہ ہمارے علم میں بھی اضافہ ہو سکے۔

باب نمبر۔102

موطا امام مالک کے مطابق

فقیہ، عالم اور عابد اسے کہتے ہیں جسے یہ علم بھی نہ ہو کہ ہر انسان نے مرنا ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 14 حدیث نمبر 43 صفحہ نمبر 215﴾

باب نمبر۔103

موطا امام مالک کے مطابق

اللہ تعالیٰ انسان کو دوبارہ بنانے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا محتاج ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 16 حدیث نمبر 48 صفحہ نمبر 217﴾

باب نمبر۔104

موطا امام مالک کے مطابق

مومن کی روح پرندے کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 16 حدیث نمبر 49 صفحہ نمبر 217﴾

باب نمبر۔105

موطا امام مالک کے مطابق

جس مردے کی ہندووانہ تدفین کی جائے وہ جنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے کہ جنت صرف اعمال صالحہ کی بنیاد پر ملے گی۔ چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے:

سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32، سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72، سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14، سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16، سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19، سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24، سورۃ الحاقہ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24، سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22، سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43، سورۃ الغاشیہ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9، سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8، سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31، سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61، سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8، سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9، سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107، سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56، سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42، سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25، سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82، سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57، سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23، سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60، سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 14، سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58، سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت

نمبر 26،سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40،سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22،سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69،سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35،سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12،سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11،سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76۔

لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے زندگی بھر کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ مرتے وقت اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلا دینا۔ پھر میری نصف راکھ خشکی میں اور نصف دریا میں ڈال دینا کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پایا تو اتنا عذاب دے گا کہ پوری دنیا میں اتنا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ مرگیا تو گھر والوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات اکٹھے کر دیئے اور دریا کو حکم دیا تو اس نے بھی جمع کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اے رب! تو جانتا ہے کہ صرف تیرے ڈر سے۔ فرمایا کہ پھر اسے بخش دیا گیا۔''

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 16 حدیث نمبر 51 صفحہ نمبر 217﴾

باب نمبر۔106

موطا امام مالک کے مطابق

اللہ تعالیٰ گناہوں کے خوف سے

بعض شیر خوار بچوں کو مار دیتا ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد اوّل کتاب الجنائز ، باب نمبر 16 حدیث نمبر 52 صفحہ نمبر 217﴾

باب نمبر۔107

موطا امام مالک کے مطابق

شکار حرام اور مردار حلال۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 25 حدیث نمبر 85 صفحہ نمبر 308﴾

باب نمبر۔108

موطا امام مالک کے مطابق

حج برائے ایصال ثواب۔

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:''آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے''﴿سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 43،سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 77،سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 23،سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 38﴾

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔اللہ نے فرمایا:''آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے''﴿سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50﴾

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔اس میں اِنسان کے اِختیار و اِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہوگی۔اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی

ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اَٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروالُوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں ''باعزّت شہری'' ہوتے ہیں اور جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریہ زندگی:

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریۂ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریۂ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ ازخود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اِس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ" آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے"۔﴿سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28 ، سورۃ الطّور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16 ، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147 ، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52 ، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51 ، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111 ، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7 ، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111 ، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17 ، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70﴾

اَجر دوسروں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا:

یہاں ہم وہ قرآنی آیات بیان کرنا چاہتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ اِنسان دُنیا میں جو عمل بھی کرتا ہے اُس کا اثر صرف اُس کی اپنی ذات پر مرتّب ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کی ذات پر، یعنی یہ ہو نہیں سکتا کہ چوری کرنے کا اِرادہ میں کروں لیکن اِس کے بُرے اثرات کسی دوسرے شخص کی ذات پر مرتّب ہو جائیں یا عملِ صالح میں کروں لیکن اِس کے

خوشگوار نتائج کسی اور کی ذات پر مرتّب ہو جائیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاء فَعَلَيْهَا ﴿41/46﴾

''جس نے اچھے عمل کیے تو اپنی ذات کیلئے کیے اور جس نے بُرائی کی اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔''

﴿سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 46﴾

اِس مضمون کی مزید آیات کے حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 286، سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 111، سورۃ الروم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 44، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 15، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 41، سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 164، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 7، سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 41، سورۃ لقمان سورہ نمبر 31 آیت نمبر 12، سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 15، سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 18، سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 31، سورۃ النجم سورہ نمبر 53 آیت نمبر 38۔

اِن آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اِنسان کے اچھے یا بُرے عمل کا فائدہ یا نقصان صرف اُسی کو ہوتا ہے لیکن موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث میں قرآن کی درج بالا آیات کا انکار کیا جارہا ہے۔

''سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ قبیلہ خثعم سے ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے میرے والدمحترم پر اس وقت حج فرض کیا جبکہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔''

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب الحج، باب نمبر 30 حدیث نمبر 97 صفحہ نمبر 312﴾

☆ ایصال ثواب درست ہے، اس کی تائید میں مزید حوالہ جات:

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 41 حدیث نمبر 52 صفحہ نمبر 654﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 41 حدیث نمبر 53 صفحہ نمبر 654﴾

باب نمبر۔109

موطا امام مالک کے مطابق

نذر کو پورا کرنا دادی پر فرض تھا لیکن اس کی وفات کے بعد پوتی اسے پورا کرے۔

قرآنِ مجید میں ہے کہ:

(1)يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْماً كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً (76/7)

''(مومن وہ ہیں جو)اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوگی۔''

﴿سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7﴾

حج کے سلسلے میں ایک جگہ فرمایا:

(2)ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (22/29)

''پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں ، اور اپنی نذریں (مَنّتیں)پوری کریں،اورقدیم گھر(بیت اللہ)کا طواف کریں۔''

﴿سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 29﴾

(3) وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (2/270)

''اور جو تم خرچ کرو گے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانو گے،تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں۔''

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 270﴾

(4) فَكُلِى وَاشْرَبِى وَقَرِّى عَيْناً فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً فَقُولِى إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْماً فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيّاً(19/26)

''تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے، پس آج ہرگز کسی آدمی سے کلام نہ کروں گی۔''

﴿سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 26﴾

(5)إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِى بَطْنِى مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّى إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ(3/35)

''جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے ربّ! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کر لے، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 35﴾

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نذر یا منّت کا پورا کرنا اسی کیلئے ضروری ہے جو نذر مانے۔لیکن موطا امام مالک میں ہے کہ نذر کو پورا کرنا اگر دادی پر فرض تھا لیکن اس کی وفات کے بعد پوتی اسے پورا کرے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب النذور والایمان، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 384﴾

نذر والدہ کی، پورا بیٹا کرے۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب النذور والایمان، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 384﴾

باب نمبر۔110

موطا امام مالک کے مطابق

حضور ﷺ کو عقیقہ یا عقوق نام سے نفرت تھی۔

﴿موطا امام مالک، جلد اوّل کتاب العقیقہ، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 402﴾

باب نمبر۔111

موطا امام مالک کے مطابق

صحابیؓ کی شادی اور حضورﷺ بے خبر۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 25 میں چوری چھپے والے تعلقات سے منع فرمایا ہے۔ایک صحیح حدیث میں بھی اِرشاد ہوتا ہے کہ نکاح ایسے طریقے سے کرنا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اُس نکاح کی خبر ہو جائے یعنی نکاح علی الاعلان ہونا چاہیے۔

دوسری طرف صحیح بخاری میں بیان کِیا جارہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شادی کرتے تو حضورﷺ کو بھی اُس میں شرکت کی دعوت نہ دیتے تھے، یہ واقعہ اُس وقت کا بیان کِیا جاتا ہے جب مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے نئے نئے مدینہ آئے تھے، مطلب یہ کہ مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل تھی۔مذکورہ حدیث کے اِلفاظ کچھ یوں ہیں:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریمﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیاوران کے اوپر زرد نشانات تھے، رسول اللہﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ شادی کر لی ہے۔دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی: ایک گھٹلی کے برابر سونا۔اِرشاد ہوا: اب ولیمہ بھی تو دو، خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔“

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب النکاح، باب نمبر 21 حدیث نمبر 47 صفحہ نمبر 433﴾

باب نمبر۔112

موطا امام مالک کے مطابق

صرف مرد طلاق دے سکتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الطلاق، باب نمبر 25 حدیث نمبر 70 صفحہ نمبر 465﴾

باب نمبر۔113

موطا امام مالک کے مطابق

آزادت کراؤں گی اگر تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا کہ :

وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحّ (4/128)

''طمع ہر ہر نفس میں شامل کردی گئی ہے''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 128﴾

لیکن :

وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(59/9)+(64/16)

''اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔''

﴿سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 16 اور سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 9﴾

ہمارا اِیمان ہے کہ اُمّہات المومنینؓ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اُنہیں کامیاب لوگوں میں شامل تھے جو طمع و لالچ سے بچے ہوئے تھے لیکن صحیح بخاری میں اِن ہستیوں کو لالچی اور موقع پرست ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ملاحظہ کیجیے :

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایک عورت سے کہا کہ میں تمہیں آزادت کراؤں گی اگر تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العتق والولاء، باب نمبر 10 حدیث نمبر 17 صفحہ نمبر 494﴾

باب نمبر۔114

قرآن کے مطابق

دین میں کوئی جبر نہیں

موطا امام مالک کے مطابق

مرتد کی سزا موت ہے۔

موطا امام مالک میں ہے کہ:

"مرتد کی سزا موت ہے۔"

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرہن، باب نمبر 18 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 632﴾

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

1. لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (2/256)

"دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔"

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256﴾

2. وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاء فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاء فَلْيَكْفُرْ (18/29)

"آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔"

﴿سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29﴾

3. قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ(10/108)

''آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔'' ﴿سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108﴾

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مُرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ موطا امام مالک میں ہے کہ:

''اسلام قبول کرنے کے بعد اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الجامع، باب نمبر 2 حدیث نمبر 4 صفحہ نمبر 738﴾

اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

''وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ☆ كَيْفَ يَهْدِي اللّهُ قَوْماً كَفَرُواْ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُواْ أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ☆أُوْلَـئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ☆خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ☆إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ فَإِنَّ الله غَفُورٌ رَّحِيمٌ(3/85-89)

''اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا ،اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (ﷺ) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی ، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی ،مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا ،رحم کرنے والا ہے۔''

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89﴾

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔قرآن کے اِن الفاظ'' مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی'' نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مُرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ آمَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ ازْدَادُواْ كُفْراً لَّمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلاً(4/137)

''بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہرگز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔''

﴿سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137﴾

اگر مُرتد کی سزا قتل ہوتی تو " ثُمَّ کَفَرُو" کے بعد " ثُمَّ آمَنُو" کے الفاظ ہرگز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد " ثُمَّ آمَنُو" اور پھر " ثُمَّ کَفَرُو" کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي (12/108)

" آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

﴿سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108﴾

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (49/14)

" دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

﴿سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14﴾

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہوسکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہوسکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی

مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مُرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

☆ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَن آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَـذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُواْ مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (123)لأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلاَفٍ ثُمَّ لأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (124)

’’فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر ایمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اِجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تا کہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔‘‘

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124﴾

☆ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (26/49)

’’فرعون نے کہا کہ میری اِجازت سے پہلے تم اِس پر اِیمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی

تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

﴿سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49﴾

☆ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَاباً وَأَبْقَى(20/71)

''فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اِجازت سے پہلے ہی تم اِس پر اِیمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔''

﴿سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71﴾

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ(7/88)

''ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ اِیمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے

اِلاّ یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کومکروہ ہی سمجھتے ہوں۔''

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88﴾

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِيْنَ(14/13)

''کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لَوٹ آؤ۔تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔''

﴿سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13﴾

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مُرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے،مُرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہوجائے لیکن وہ اِس ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے،قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اِس کی سزا مقرر کی ہے۔قرآن میں ہے :

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِيْ

الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ(5/33)

''جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33﴾

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا:

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُواْ عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ(5/34)

''مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پا لو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔''

﴿سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34﴾

باب نمبر۔115

موطا امام مالک کے مطابق

یہودی یا نصرانی کو قتل کر دیا جائے تو ان کی دیت آزاد مسلمان سے نصف ہوگی۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العقول، باب نمبر 15 صفحہ نمبر 696﴾

باب نمبر۔116

موطا امام مالک کے مطابق

کتا یا بھیڑیا (مدینہ) کی مسجد کے کسی ستون یا منبر پر پیشاب کرے گا۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الجامع، باب نمبر 2 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 739﴾

باب نمبر۔117

موطا امام مالک کے مطابق

قدریہ واجب القتل ہیں۔

مذہبی قتل وغارت گری کا محرک کیا ہے؟ موطا امام مالک کی درج ذیل حدیث پڑھیے:

''قدریہ واجب القتل ہیں۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب القدر، باب نمبر 1 حدیث نمبر صفحہ نمبر 753﴾

باب نمبر۔118

موطا امام مالک کے مطابق

طلب معاش میں کمی کرو۔

مسلمانوں کو دنیا میں ذلیل ورسوا کرنے کیلیئے درج ذیل قسم کی حدیثیں وضع کی گئیں:

''طلب معاش میں کمی کرو۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب القدر، باب نمبر 2 حدیث نمبر 10 صفحہ نمبر 755﴾

باب نمبر۔119

موطا امام مالک کے مطابق

چندروٹیاں۔ستّر(70)یااسّی(80)آدمی شکم سیر ہو گئے۔(معجزہ)

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب صفة النبی ، باب نمبر 10حدیث نمبر 19صفحہ نمبر 773﴾

باب نمبر۔120

موطا امام مالک کے مطابق

گندم کی روٹی کھانے سے شکر ادا کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب صفۃ النبی ، باب نمبر 10 حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 776﴾

باب نمبر۔121

موطا امام مالک کے مطابق

بخار جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتا ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 6 حدیث نمبر 15 صفحہ نمبر 786﴾

باب نمبر۔122

موطا امام مالک کے مطابق

چھوت کوئی چیز نہیں۔

بیکٹیریا، وائرس، اور جراثیم وغیرہ کی حیثیت آج کی جدید میڈیکل سائنس میں تسلیم شدہ ہے اور ان کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا ایک انسان یا جانور سے دوسرے انسان یا جانور کو لگ جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے، قرآن میں ہے کہ:

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (26/80)

''مرض سے شفا، خدا کے قانون کے مطابق عمل (علاج) کرنے سے ملتی ہے۔'' ﴿مفہوم سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 26 آیت نمبر 80﴾

اس لحاظ سے چھوت کی کسی بیماری میں مبتلا انسان یا جانور سے الگ رہنا، بیماری سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو کہ قرآن کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ حوالہ یہ ہے:

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب العین، باب نمبر 7 حدیث نمبر 18 صفحہ نمبر 786﴾

باب نمبر۔123

موطا امام مالک کے مطابق

بنی اسرائیل اس لیے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے بال کٹوانا شروع کر دیئے تھے۔

انسان ہلاکت کا شکار اس وقت ہوتا ہے جب وہ احکامات خداوندی کی نافرمانی کرتا ہے
جبکہ موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ:

”بنی اسرائیل اس لیے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے بال کٹوانا
شروع کر دیئے تھے۔“

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الشعر، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 787﴾

باب نمبر۔124

موطا امام مالک کے مطابق

اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور ﷺ کو خاتم النبین کہا ہے:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (33/40)

''محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مُہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہو شے کا جاننے والا ہے۔''

﴿سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40﴾

لیکن مذہبی پیشواؤں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے موطا امام مالک میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

''حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرویا، باب نمبر 1 حدیث نمبر 1 صفحہ نمبر 792﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرویا، باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 792﴾

میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا ماسوائے

اچھے خوابوں کے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرویا، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 793﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الرویا، باب نمبر 1 حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 793﴾

باب نمبر۔125

موطا امام مالک کے مطابق

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 3 حدیث نمبر 6 صفحہ نمبر 802﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 3 حدیث نمبر 8 صفحہ نمبر 802﴾

تصویر حرام ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 3 حدیث نمبر 7 صفحہ نمبر 802﴾

تصویر کے بارے میں اصل اِعتراض یہ کِیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوندکاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

باب نمبر۔126

موطا امام مالک کے مطابق

اپنے دِین کو فتنوں سے بچانا ہے تو پہاڑ کی چوٹی پر چلے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں رہبانیت یعنی ترکِ دنیا سے منع فرمایا ہے، عیسائیوں کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ یہ رَسم اُنہوں نے اپنے طور پر شروع کر لی تھی حالانکہ ہم نے اُن پر واجب نہیں کی تھی، قرآنِ مجید میں آتا ہے:

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿57/27﴾

''اور ترکِ دنیا (جس کی رَسم) خود اُنہوں نے نکالی ہم نے اُن پر واجب نہ کی تھی مگر اُنہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کیلئے اِختیار کی تو اُس کو (بھی) نہ نباہا جیسے اُس کے نباہنے کا حق تھا تو اُن میں سے جو لوگ اِیمان لائے (رہبانیت کو ترک کر دیا) ہم نے اُنہیں اُن کا اَجر دیا، اور اکثر اُن میں سے نافرمان ہیں۔''

﴿سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 27﴾

اِس آیت کی روشنی میں ہمارا اِیمان ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں کبھی بھی رہبانیت اِختیار کرنے کا دَرس نہیں دیا۔ حضور ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیوں کے مطالعے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے لیکن صحیح بخاری کی درج ذیل روایات میں رہبانیت کا دَرس دیا جا رہا ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اَپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔''

﴿موطا امام مالک ، جلد دوم کتاب الاستذان ، باب نمبر 6حدیث نمبر 16 صفحہ نمبر 805﴾

باب نمبر۔127

موطا امام مالک کے مطابق

عورت، گھوڑا اور گھر میں نحوست ہوتی ہے۔

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہوجاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہوگیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہوگئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے:

(1) فَإِذَا جَاءتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُواْ لَنَا هَـذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُواْ بِمُوسَى وَمَن مَّعَهُ أَلا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللّهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴿7/31﴾

”سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یاد رکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131﴾

اصحابِ قریہ یعنی ''بستی والوں'' نے رسولوں سے کہا:

(2)قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿36/18﴾

''وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کردیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔''

﴿سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18﴾

اِس پر رسولوں نے جواب دیا:

قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿36/19﴾

''اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔''

﴿سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19﴾

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرما دیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا:

(3) كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ (18)إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً صَرْصَراً فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿54/18-19﴾

''عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔''

﴿سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19﴾

نیز دیکھیے سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ:

''حمزہ وسالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست گھوڑے، عورت اور گھر تین چیزوں میں ہوتی ہے۔''

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 8 حدیث نمبر 21 صفحہ نمبر 807﴾

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الاستذان، باب نمبر 8 حدیث نمبر 22 صفحہ نمبر 807﴾

باب نمبر۔128

موطا امام مالک کے مطابق

جو کسی دوسرے کو کہے کہ وہ ہلاک ہو گیا تو سب سے زیادہ وہی ہلاک ہے۔

﴿موطا امام مالک، جلد دوم کتاب الکلام، باب نمبر 1 حدیث نمبر 2 صفحہ نمبر 816﴾

☆☆☆☆☆☆☆